Quarterly

Marifat-e-Islam

(Research Journal)

ISSN: 2788-6514 (print)
ISSN: 2788-6522 (online)
Volume 03, Issue 10
Article: 03

Title:

حرمت زنا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں

Forbidden to commit Adultery. In the light of Qur’an and Sunnah

Author(s):

حنا ناز

Hina Naz

Published on:

Oct – Dec 2020

Publisher:

Oneness Muslims
www.marifat-e-islam.com
onenessmuslims@gmail.com

حرمت زنا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں

Forbidden to commit Adultery. In the light of Qur'an and Sunnah

حناناز

Hina Naz

ABSTRACT

Islam is complete code of life and preforming its duty to guide the human beings from the very first day of the creation of universe, this process will continue till the day of judgment. Zina is a sinful act and it is an Islamic legal term, meaning illicit sexual relation, that can be found in the Quran and Hadith. Zina is considered a major sin in Islam unfortunately despite the severity of zaina in Islam it is has become so common in our societies and it has a negative impact on our iman and our families. As muslim we should always remember that zina is not only a transgression against our Lord, it is also a transgression against our personal honour. Through this article highlighted all aspect of zina and it will help to all people to avoid this act.

Key Words: Adultery**,** Zina, Zani, illicit sexual relation.

اللہ تعالی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تاکہ انسانوں کو توحید الہی کا درس دیا جائے۔ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیمات کے بارے میں بتایا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر شریعت محمدی ﷺ تک انسانوں کے اعلیٰ اخلاق کو قائم دائم رکھنے کے لئے وعظ ونصیحت کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے انسانی حیات کا پہلا اور آخری منشور پیش کیا۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی تاکہ مابعد رسول ﷺ کے امت مسلمہ کے لئے ہدایت کے مینار روشنی بکھیرتے رہے اور لوگ اس روشنی سے منور ہو کر دنیا اور آخرت میں فلاح پائیں۔ سزا اور جزا کے ذریعے انسانوں میں ایک سوچ کو پیدا کر دیا اور فرمایا کہ بھلائی اور برائی دونوں مین سے کسی ایک کا انتخاب انسان کے اپنے ہاتھوں میں

ہے۔گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ کے ذریعے لوگوں کو عذاب کی وعید سنادی گئی تاکہ آخرت میں فلاح پانے کے لئے انسان ان گناہوں سے دور رہے۔

گناہ کبیرہ میں سے زنا ایک ایسا فعل ہے جس کا ارتکاب کرتے ہوئے انسان اپنے آپ کو خدا کی خوشنودی سے دور لے جاتا ہے۔شہوانی جذبات کو قابو میں رکھنے کے لئے اللہ تعالی نے نکاح جیسے عظیم رشتہ کو پروان چڑھایا اور مرد کی باغیانہ فطرت کو قابو میں کرنے کے لئے است ایک سے زیادہ ازدواج سے بھی منسلک ہونے کی ہدایت فرمادی تاکہ وہ کسی سیسے گناہ کا ارتکاب نہ کرے جس سے اس کی دینا اور آخرت خراب ہوں۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:

" وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا "(1)

"اور زنا کے پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں زناکاری اور اس کے گرد کی تامام سیاہ کاریوں سے قرآن روک رہا ہے۔زنا کو شریعت نے کبیرہ گناہ اور بہت سخت گناہ بتلایا ہے وہ بدترین طریقہ اور نہایت بری راہ ہے۔

ایک نوجوان نے زناکاری کی اجازت آپ ﷺ سے چاہی لوگ اس پر جھک پڑے کہ چپ رہ کیا کہہ رہا ہے کیا کر رہا ہے آپ ﷺ نے اسے اپنے قریب بلا کر فرمایا بیٹھ جا جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کام کو اپنی ماں کے لئے پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اللہ تعالی کی قسم یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ پر اللہ فدا کرے ہرگز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا پھر سوچ لے کہ کوئی اور کیسے پسند کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھاتو اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند کرتا ہے؟ اس نے اسی طرح تاکید سے انکار کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک اسی طرح کوئی بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لئے پسند نہیں کرتا، اچھا اپنی بہن کے لئے اسے پسند کرے گا؟ اس نے اسی طرح انکار کردیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح دوسرے بھی اپنی بہنوں کے لئے اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔بتا کیا تو چاہے گا کہ کوئی تیری پھوپھی سے ایسا کرے۔؟اس نے سختی سے انکار کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کوئی اور بھی اسے اپنی پھوپھی کے لئے نہ چاہے گا۔اچھا اپنی خالہ کے لئے ؟اس نے کہا: ہرگز نہیں، فرمایا: اسی طرح اور لوگ بھی پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دعا کی الہی اس کے گناہ بخش

1: الاسراء۱۷:۳۲

دے اس کے دل کو پاک کر اسے عصمت والا بنا۔ پھر تو یہ حالت تھی کہ یہ نوجوان کسی کی طرف نظر بھی نہیں اٹھاتا تھا۔[1]

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کوئی بھی برا کام کرنے سے پہلے اگر یہ سوچ لے کہ اس کے گناہ کا بدلہ اس کے گھر والوں سے لیا جائے گا تو انسان برے فعل کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شرک کے بعد کوئی گناہ زناکاری سے بڑھ کر نہیں کہ آدمی اپنا نطفہ کسی ایسے رحم میں ڈالے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ 03[2]

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.“[3]

”اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جاندار کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر یعنی شریعت کے حکم سے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا۔ قیامت کے دن اس کو دگنا عذاب ہو گا اور ذلت وخواری سے اس میں رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

اس آیت مبارکہ میں چند بڑے بڑے گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

1: شیبانی، احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، المسند، المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ء، ج۵، ص۲۵۶

2: ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر ابن کثیر،، مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز، فیصل آباد، ۲۰۱۳، ج۳، ص۲۳۹

3: الفرقان ۲۵: ۶۸۔۷۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”میں نے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا۔؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی مین شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا۔؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی کہ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس (انسان کی جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔“[1]

کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے یعنی اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو شریک کرنا یہ وہ گناہ ہے کہ اس کے کرنے والا اگر بغیر توبہ مر جائے اللہ کے ہاں کوئی کوئی بخشش نہیں۔ مشرکین ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ جنت ان کے لئے قطعا حرام ہے۔ اسی طرح ناحق قتل بھی بڑا گناہ ہے اور زناکاری بھی گناہ کبیرہ ہے۔ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”چار گناہوں سے بچو اللہ کے ساتھ کا شرک، کسی حرمت والے نفس کا قتل، زنا کاری اور چوری۔“[2]

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ان چار گناہوں کا ذکر فرمایا ہے جس سے بچنا تمام مسلمانوں کے لئے ازحد ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان یعنی شرمگاہ اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان یعنی زبان کی ضمانت دے دی تو میں اسے جنت میں جانے کا

:1 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار السلام، ریاض، سعودیہ، س ن، کتاب التفسیر، باب قولہ (والذین لایدعون مع اللہ۔۔)، رقم الحدیث ۴۷۶۱

:2 شیبانی، احمد بن حنبل، ابوعبداللہ، المسند، ج۴، ص ۳۳۹

یقین دلاتا ہوں۔"[1]

ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زنا کرنے والا جب تک زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا شرابی جب تک شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا پھر ان سب آدمیوں کے لئے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا ہے۔"[2]

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے بیان کیا ہے انسان کو اپنے جزبات قابو میں رکھنا چاہیئے تاکہ شہوانہ جذبات سے مغلوب ہو کر وہ زنا کا مرتکب نہ ہو اور گناہ کبیرہ کا ذکر فرما کر ہدایت کی گئی ہے کہ اگر نادانی میں کوئی گناہ سرزد ہو جائے توبہ کرنی چاہیے اور نبی کریم ﷺ نے زانیوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔ اثام جہنم کی ایک وادی کا نام ہے یہ ہی وہ وادی ہے جن میں زانیوں کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت لقمان رحمہ اللہ کی نصیحتوں میں ہے کہ اے بچے زناکاری سے بچنا اس کے شروع میں ڈر خوف ہے اور اس کا انجام ندامت حسرت ہے۔[3]

یہ بھی مروی ہے کہ غی اور اثام دوزخ کے دو کنوئیں ہیں جسمیں بار بار عذاب کیا جائے گا اور سختی کی جائیگی اور ذلت کے دائمی عذابوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن اس کے برعکس جو اس سزا سے بچ جائے گے جو دنیا میں ہی توبہ کرے گا اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

ایک عورت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور دریافت کیا کہ مجھ سے بدکاری ہو گئی اس سے بچہ ہو گیا میں نے اسے مار ڈالا اب کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکتی ہیں تیرے لئے توبہ ہرگز نہیں۔ وہ روتی واپس چلی گئی۔ جب حضور اکرم ﷺ کے سامنے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اس بہت بری بات کہی کیا تو نے ان آیتوں کو قران میں نہیں پڑھتا (والذین لا یدعون) سے (الا من تاب) تک۔ مجھے بڑا ہی رنج ہوا میں لوٹ کر اس عورت کت پاس پہنچا اور اسے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں

1: بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب باب فضل من ترک الفواحش، رقم الحدیث ۶۸۰۷

2: ایضاً، رقم الحدیث ۶۸۱۰

3: حکیم لقمان کا یہ قول بے سند ہے۔

وہ خوش ہو گئی۔ اسی وقت سجدے میں گر پڑی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس نے میرے چھٹکارے کی صورت پیدا کر دی۔ (1)

جو بھی اللہ تعالی کی طرف جھکے اور اپنی سیاہ کاریوں پر نادم ہو کر توبہ کرے اللہ تعالی اس کی سنتا ہے، قبول فرماتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے، جیسے ارشاد باری تعالی ہے:

”وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا“(2)

”اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کر لے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ کو یقیناً بخشنے والا، رحیم کرنے والا پائے گا۔“

اس آیت مبارکہ میں برا کام کرنے کے بعد توبہ کی ہدایت کی گئی ہے اگر وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالی کو رحیم و کریم پائے گا ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

”أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ “(3)

”کیا انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کا قبول فرمانے والا ہے۔“

اللہ تعالی فرماتا ہے:

”قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ“(4)

”میرے ان بندوں سے جو گنہگار ہیں کہہ دیجئے کہ وہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں۔“

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے قبول کرنے والوں کے لئے آسانیوں کا ذکر فرمایا

1: طبری، محمد بن جریر بن یزید، جامع البیان فی تاویل القرآن، دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۹ھ، ج۱۹، ص۳۰۷

2: النساء۴:۱۱۰

3: التوبۃ۹:۱۰۴

4: الزمر۳۹:۵۳

ہے۔ ایک ماں اپنے بطن سے جتنا پیار کرتی ہے خدا کا پیار تو اس بچے کے لئے ستر ماؤں سے بھی زیادہ ہے تو اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کی رحمت کے دروازے اس شخص کے لئے کھول دیے جاتے ہیں۔ جو لوگ توبہ نہیں کرتے تو اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں ایسے لوگوں کے لئے سزاؤں کا ذکر فرما کر ان کے بھٹکے قدموں کو روکنے کا حکم دیا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالی نے توبہ قبول کرنے والوں کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے تو دوسری طرف توبہ نہ کرنے والوں کے بارے میں تھی قرآن حکیم میں سخت عذاب کی وعید سنادی گئی ہے۔

توبہ کے دروازے موت سے پہلے کھلے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی اس قفس سے روح پرواز کرتی ہے تو تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں زانی مرد اور عورت کے بارے میں فرمایا جارہا ہے:

> "الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ "(1)
>
> "بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جاتے تو)دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر تم اللہ اور روزآخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع الٰہی (کے حکم) میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔"

اس آیت مبارکہ میں زانی مرد اور عورت کے لئے شرعی سزا کا حکم نازل ہوا ہے۔ زناکار یا تو کنوارہ ہو گا یا شادی شدہ یعنی وہ جو حریت، بلوغت اور عقل کی حالت میں نکاح شرعی کے ساتھ کے ساتھ کسی عورت سے ملا ہو پس کنوارا جسکا نکاح ابھی نہیں ہوا وہ اگر زنا کر بیٹھے تو اس کی حد وہی ہے جو اس آیت مبارکہ میں بیان ہوتی ہے یعنی سو کوڑے اور جمہور علما کے نزدیک اسے سال بھر کی جلاوطنی بھی دی جائے گی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ یہ جلاوطنی امام کی رائے پر ہے اگر وہ چاہے

1: النور ۲:۲۴

دے چاہے نہ دے۔ ابوہریرہ اور خالد بن جہنی رضی اللہ عنھما نے بیان کیا ہے:

''ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے دوسرے فریق نے بھی یہ ہی کہا کہ اس نے سچ کہا آپ ﷺ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیں۔ دیہاتی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا قوم نے کہا تمہارے لڑکے کو رجم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دے دی پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں واپس لوٹا دی جاتی ہیں البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے ملک بدر کیا جائے گا اور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی تھے) اس عورت کے گھر جاؤ اور اسے رجم کر دو (اگر وہ زنا کا اقرار کرے) چنانچہ انیس گئے اور (چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا تھا اس لئے اسے رجم کر دیا)''[1]

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت نے جو سزا مقرر کر دی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ کنوارے پر سو کوڑوں کے ساتھ ہی سال سال بھر تک کی جلاوطنی بھی ہے اور اگر شادی شدہ تو رجم کر دیا جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ رجم یعنی سنگساری کا مسئلہ قرآن میں نہیں پاتے قرآن میں صرف کوڑے مارنے کا حکم ہے یاد رکھو خود رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے بعد رجم کیا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے قرآن میں جو نہ تھا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا تو میں آیت رجم کو اسی طرح لکھ دیتا۔[2]

1: بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح، رقم الحدیث ۲۶۹۵

2: شیبانی، احمد بن حنبل، ابوعبداللہ، المسند، ج۱، ص۲۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب (ماعز بن مالک) نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا۔ لیکن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم دیوانے ہو گئے ہو۔؟ انہوں نے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے۔؟ انہوں نے کہا ہاں چناچہ آپ ﷺ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں رجم کیا گیا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے پھر آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور ان کا جنازہ ادا کیا گیا اور ان کی تعریف کی جس کے وہ مستحق تھے۔[1] اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی شدہ مرد کو پتھروں سے سنگسار کرنے کا حکم ہے۔

اسی طرح حدیث مبارکہ میں غیر شادی شدہ زانی کی سزا کو بھی صراحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے جب زنا کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پیروں اور کمر پر کوڑے مارے تو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کا یہ جملہ (ولا تاخذ کم) تلاوت کیا کہ حد ربانی کے جاری کرنے میں تمہیں ترس نہ آنا چاہئے تو آپ نے فرمایا کہ تیرے نزدیک میں اس پر کوئی ترس کھایا ہے۔؟ سنو اللہ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم نہیں دیا نہ یہ فرمایا ہے کہ اس کے سر کوڑے مارے جائیں میں نے اسے طاقت سے کوڑے لگائے ہیں اور پوری سزا دی ہے، پھر فرمایا اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہے تو تمہیں اس حکم کی بجا آوری کرنی چاہئے اور زانیوں پر حدیں قائم کرنے میں پہلو تہی نہ کرنی چاہئے اور انہیں ضرب بھی شدید مارنی چاہئے لیکن ہڈی توڑنے والی نہیں تا کہ وہ اپنے اس گناہ سے باز رہیں اور ان کی سزا دوسروں کے لئے بھی عبرت بنے۔ رجم بری چیز نہیں اللہ تعالی کا حکم ہے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا مجمع ہونا چاہئے تا کہ سب کے دل میں ڈر بیٹھ جائے اور زانی کی رسوائی بھی ہو تا کہ اور لوگ اس سے رک جائیں اس کو علانیہ سزا دینی چاہئے تا کہ باقی لوگ نصیحت پکڑے۔

قرآن و حدیث کی تعلیمات سے ثابت ہوتا ہے اسلام میں زنا جیسے گناہ کبیرہ کی کوئی گنجائش

1: بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب الرجم بالمصلی، رقم الحدیث، ٦٨٢٠

نہیں۔ معاشرے میں اس برائی کے پھیلانے والوں کے لئے سخت عذاب کی وعید موجود ہے۔ اسلام نے نکاح کا حکم دے کر اس برائی کے آگے بند باندھ دیا اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نکاح کی گنجائش نہیں رکھتا تو وہ کثرت سے روزے رکھے کیونکہ روزے کی بدولت شیطانی جذبات کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عصر حاضر میں زنا کی طرف لوگوں کا رجحان کیوں بڑھ رہا ہے۔؟لوگ کیوں اسلامی تعلیمات کو بھلا بیٹھے ہیں۔؟ کیوں ان کو آخرت یاد نہیں۔؟

موجود دور میں لوگ اسلامی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں مادیت پرستی نے اس قدر اسلامی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کہ بے حیائی کو ماڈرن ازم کا نام دیتے ہیں ہماری عورتیں بغیر ڈوپٹوں کے ہر جگہ نظر آ رہی ہیں۔ نوجوان لڑکیاں اپنے دلفریب نظاروں سے ماحول کو خراب کر رہی ہے کیا یہ کوئی نیا دور ہے۔؟ کیا اسلامی ممالک کی بنیادیں ختم ہو چکی ہے جس میں اسلام کی تمام تعلیمات کی جگہ بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے بھی جدید دور کا ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالی کا فرمان ہے:

"يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"(1)

"جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔"

اس آیت مبارکہ میں یوم آخرت کے بارے میں صراحت کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ جس دن انسان سے اس کے برے اعمال کا بدلہ لیا جائے گا۔ پس ان میں سے جو فتنہ میں زیادہ ہو تا وہ منزلت کے لحاظ سے اتنا ہی اس کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"جہنم میں ایک وادی ہے اس میں سانپ ہیں، ہر سانپ اونٹ کی گردن سے زیادہ موٹا ہے وہ تارک نماز کو ڈسے گا تو اس کی زہر اس شخص کے جسم میں ستر سال جوش مارتی رہے گی۔ پھر اس کا گوشت گل جائے گا اور جہنم میں ایک وادی ہے، اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور ہر بچھو خچر کے برابر ہے اس کے ستر ڈنک

1: النور ۲۴:۲۴

ہیں اور ہر ڈنک زہر سے پر ہے۔ پھر وہ زانی کو ڈنک مارے گا اور اپنی زہر اس کے جسم میں انڈیل دے گا جس کی تکلیف وہ ہزار برس محسوس کرتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل جائے گا اور اس کی شرم گاہ سے پیپ اور کچھ لہو بہتا ہو گا۔[(1)]

اور حدیث مبارکہ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ جس شخص نے کسی شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس زانیہ اور اس زانی پر قبر عذاب میں اس امت کا نصف عذاب ہو گا۔

"پس جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ سبحانہ وتعالی اس آدمی (زانی) کی تمام نیکیوں کا فیصلہ اس عورت کے خاوند کے حق میں فرما دے گا بشر طیکہ اسے اس کا علم نہ ہو (اس کی بیوی زانیہ ہے) لیکن اگر اس نے علم ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کہ تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔"[(2)]

اور یہ بھی وارد ہے جس نے کسی اسی عورت پر اپنا ہاتھ رکھا جو شہوت کے حوالے سے اس کے لئے حلال نہیں تو وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھا ہوا ہو گا۔ اور اس کے جہنم کے ایک ایک اعضا کو قوت گویائی عطا کر دی جائے گی اور تمام اعضا گواہی دینگے اور اسی بنا پر اسے شدید عذاب سے نوازا جائے گا۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالی نے گناہ کبیرہ کے مرتکب لوگوں پر دنیا اور آخرت کی سزاؤں کو مقرر کر دیا ہے اگر انسان دنیا میں اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتا تو آخرت میں اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ بحیثیت مسلمان ہر برے کام کو کرنے سے پہلے اگر آخرت کے عذاب کے بارے میں سوچ لیا جائے تو انسان برائی سے رک جاتا ہے۔ عصر حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کا سلسلہ شروع کیا جائے کیونکہ انسان بعض اوقات لاعلمی کی بنا پر ایسے ایسے کام کر جاتا ہے جس کے انجام سے وہ بے خبر ہوتا ہے۔ اللہ تعالی تمام امت اسلامیہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

1: ذہبی، محمد بن احمد، شمس الدین، کتاب الکبائر، بیت الافکار، ریاض، السعودیۃ، ص ۸۳

2: ایضاً